روزنامہ الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ | ہفتہ ۸ رمضان ۱۴۰۹ھ ۱۵ ر شہادت ۱۳۶۸ہش ۱۵ راپریل ۱۹۸۹ء | نمبر ۸۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کرے کہ ہمیں ایسا رمضان نصیب ہو جسکے بعد خدا ہمارا ہو جائے

بنی نوع انسان کی جنت شریعت کی حدود میں رہنا اور اس پر عمل کرنا ہے

رمضان انسان کو فرقان کے عظیم الشان مراتب عطا کرتا ہے

سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ راپریل ۱۹۸۹ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

حضور نے فرمایا قرآن کریم نے سب سے اہم بات اس بابرکت مہینے رمضان سے متعلق یہ بیان فرمائی ہے کہ اس میں قرآن کریم نازل ہوا۔ اس میں صرف عام ہدایت ہی نہیں بلکہ بہت کھلی کھلی اور غیر معمولی نشان رکھنے والی ہدایت بھی موجود ہے جو کھوٹے کھرے میں تمیز کرنے والی اور روشنی کو اندھیروں سے ممتاز کر کے دکھانے والی ہے۔ گویا ہدایت کا پہلو ایسا باقی نہیں جو قرآن کریم میں موجود نہ ہو۔

حضور نے فرمایا رمضان میں قرآن کے نزول کا یہ مطلب نہیں کہ تمام قرآن کریم رمضانِ مبارک کے مہینہ میں ہی نازل ہوا بلکہ اور بہت سی باتوں میں سے ایک یہ بھی مراد ہے کہ رمضان مبارک میں اس وحی کا آغاز ہوا ہے۔ اور ہر رمضانِ مبارک میں جبریل علیہ السلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اُسے دھراتے تھے، جس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ شروع ہی سے قرآن کریم کے نزول کے ساتھ ترتیب کا ایک دَور جاری تھا اور جب قرآن کریم مکمل ہوا تو جو رمضان بھی اس کے بعد آیا اس میں مکمل قرآن کریم ایک ہی مہینے میں دھرایا گیا۔

حضور نے فرمایا (قرآن کریم اسمیں اتارا گیا) کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ رمضان وہ مہینہ ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم اتارا گیا ہے قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں دنیا جہان کے ہر قسم کے مسائل بیان فرما دیئے گئے ہیں، تو انسانی مسائل پر محیط کتاب کے متعلق یہ کہنا کہ ایک مہینے کے بارے میں نازل کی گئی ہے اس کا کیا مطلب ہے؟

حضور نے فرمایا میرے نزدیک (قرآن کریم اس میں اتارا گیا ہے) یہ مضمون اس حدیث قدسی میں بیان ہوا ہے۔ فرماتا ہے، روزہ کے علاوہ ابنِ آدم کا ہر عمل اس کے اپنے لئے ہوتا ہے صرف روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو بھی اللہ تعالیٰ کے حضور کستوری کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ حضور انور نے ہر عبادت انسان کے لئے اور صرف روزہ خدا کے لئے ہے کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر آپ غور کریں تو تمام امور خواہ وہ عبادات یا معاملات سے تعلق رکھتے ہوں وہ تمام بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے ہیں اور قرآن کریم کے احکامات اور سنت نبوی کی تشریحات میں ایک چھوٹی سی چیز بھی ہمیں ایسی دکھائی نہیں دیتی جس کو ترک کرنے کے نتیجہ میں بنی نوع انسان کو کوئی نقصان پہنچ رہا ہو۔ پس بنی نوع انسان کی جنت شریعت کی حدود میں رہنا اور اس پر عمل کرنا ہے اور جو لوگ اپنے لئے اس دنیا میں جنتیں پیدا کرتے ہیں یقیناً خدا تعالیٰ ان کے لئے اخروی زندگی میں جنت مہیا فرما دیتا ہے۔ یہ مضمون تو عام احکامات سے تعلق رکھتا ہے جبکہ روزے میں خاص بات یہ ہے کہ وہ ساری چیزیں جو روزمرّہ کی زندگی میں انسان کے لئے جائز ہیں وہ رمضان شریف میں خدا کی خاطر چھوڑی جاتی ہیں۔ مثلاً "اسراف نہ کرو" کو پیش نظر رکھتے ہوئے انسان اگر روزمرّہ کھانا کھلائے تو یہ ہرگز اس کے لئے نقصان کا موجب نہیں لیکن جب یہ بھی چھوڑ دے تو یہ اپنے لئے نہیں چھوڑ رہا بلکہ خدا کی خاطر چھوڑ رہا ہے اسی طرح روزمرّہ کی عبادتوں کا حال ہے۔ اس میں انسان کے اپنے فائدے ہیں اور اس کی جسمانی صحت کا لحاظ رکھا گیا ہے۔

اس کے علاوہ عبادت کرتے وقت جو دعائیں آپ کرتے ہیں یا جو آیات قرآنیہ آپ تلاوت کرتے ہیں۔ ان سب کا بھی آپ سے اور بنی نوع انسان کے فوائد سے براہ راست تعلق ہے اور اگر آپ وہ نہ کریں تو شدید نقصان میں مبتلا ہو جائیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے رمضان کی جو زائد ذمہ داریاں ڈال دی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک ہی مہینے میں قرآن کریم کی بار بار تلاوت کی جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ اونچی آواز سے سخت کلامی کو پسند نہیں کرتا سوائے اس

باقی صفحہ ۸ پر

اخبارِ احمدیہ

پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں لندن سے آمدہ اطلاع کے مطابق حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب کرام خصوصی توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے بے انتہاء فضلوں اور رحمتوں سے نوازتے ہوئے ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور کامیابی و کامرانی سے حضور کا ہر دینی منصوبہ مکمل فرمائے۔

★ خاکسار کے برادرِ اصغر عزیزم منور احمد صاحب (سب انجینئر) اوکاڑہ ابن مکرم عبدالمنان صاحب کے نکاح کا اعلان محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے ۱۶ مارچ بروز جمعرات بعد نماز عصر بیت المبارک میں فرمایا۔ یہ نکاح عزیزہ محترمہ فرحت حمید صاحبہ ایم۔ ایس۔ سی کے ساتھ (جو ہمارے ماموں عبدالحمید خاں صاحب کی صاحبزادی اور مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ کی بھانجی ہیں) مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر ہوا ہے۔ نکاح کے بعد مولانا نے دعا کروائی۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جماعت کے لئے اور دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے۔

حافظ مظفر احمد۔ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

ضروری تصحیح

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ ستمبر ۱۹۸۸ء میں فرعون کی لاش دریافت کرنے کے بارے میں یہ جملہ شائع ہوا ہے۔ "حضرت بانی سلسلہ کے وصال کے بعد" اس فقرے کو حذف کر دیا جائے۔ اس کے بعد اس فقرے کی جگہ عبارت یوں ہو گی۔ "جس کا راز تین ہزار سال بعد اب معلوم ہوا ہے" احباب کرام تصحیح فرما لیں۔

(ادارہ)

★ مکرم بشیر احمد صاحب ڈرائیور وکالتِ علیا کے والد محترم کا فضل عمر ہسپتال میں آپریشن ہوا ہے۔ احباب سے کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

★ میرے نانا محترم مولوی عبدالرحمٰن مبشر صاحب کا پراسٹیٹ کا آپریشن کامیابی سے ہو گیا ہے۔ خدا کے فضل سے صحت یاب ہو رہے ہیں، کمزوری بہت ہے۔ احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت دے اور آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ سید عبدالسلام دفتر آڈٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: مسعود احمد : پرنٹر: قاضی منیر احمد: مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ - قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۵ شہادت ۱۳۶۸ہش ۱۵ اپریل ۱۹۸۹ء

پریس کی آزادی

فی زمانہ کسی ملک کی سب سے بڑی خوبی یہ گردانی جاتی ہے کہ اس کا پریس آزاد ہے۔ جو چاہے لکھتا ہے اور جس طرح چاہے لکھتا ہے۔ حکومت کے حق میں بھی مضامین چھاپتا ہے اور حکومت کے خلاف بھی۔ صاحبِ اقتدار لوگوں کی آواز بھی سب تک پہنچاتا ہے اور اقتدار سے محروم لوگوں کی بھی۔ اور جتنا کسی ملک کا پریس آزاد ہے اتنا ہی وہ ملک اپنے لئے عزت کا بہتر مقام پیدا کر لیتا ہے۔

شائد اسی لئے پاکستان میں بھی کچھ عرصے سے یہ بات شب و روز دہرائی جا رہی ہے کہ یہاں پریس آزاد ہے۔ نہ حکومت کوئی مشورہ دیتی ہے نہ کسی بات کے چھاپنے یا نہ چھاپنے میں مداخلت کرتی ہے۔ اپوزیشن کی پالیسیوں کو بھی اسی طرح جگہ دی جا رہی ہے جس طرح حکومت کی پالیسیوں کو ان سب باتوں سے مقصد یہ ہے کہ دنیا کو بتایا جائے کہ پریس آزاد ہے۔

لیکن دیکھنے والے دیکھتے ہیں اور سننے والے ساری دنیا میں سنتے ہیں کہ احمدیہ پریس پر ہر چند دنوں کے بعد ایک مقدمہ دائر کر دیا جاتا ہے۔ کسی نے جا کے پولیس میں رپورٹ لکھوائی کہ میرے جذبات مجروح ہوئے ہیں اور پرنٹر پبلشر اور ایڈیٹر پر مقدمہ بن گیا۔ اب مقدمہ درج کروانے والا تو اپنے گھر میں ــ اگر اس کا کوئی گھر ہے تو۔ آرام کی نیند سو رہا ہے اور پرنٹر اور پبلشر اور ایڈیٹر کچہریوں کے چکر لگا رہے ہیں۔ عبوری ضمانت۔ پکی ضمانت اور پھر پیشیاں۔ گویا کہ انہیں اس چکی میں پیسا جانے لگتا ہے اور کوئی نہیں جس کے کان پر جوں تک بھی رینگے۔ ضیاء الاسلام پریس کے پرنٹر (کیپر) پر کوئی سولہ مقدمات بن چکے ہیں۔ اور تین چار دفعہ انہیں کئی کئی روز تک حوالات میں بھی رکھا گیا ہے۔ اگر یہی پریس کی آزادی ہے تو افسران بالا کو ابھی سے محسوس ہو جانا چاہیے کہ دنیا اس بات کو کبھی باور نہ کرے گی۔ دنیا کی آنکھیں بھی کھلی ہیں اور کان بھی۔

رشدی کی شیطنت کا کرو کام یوں تمام
روندو تم اپنے اشہبِ خامہ سے اس کا نام
ظاہر کرو ہر ایک یہ اسوہ حضورؐ کا
پھر ہو سکے نہ کوئی زمانے میں بے لگام

ابوالاقبال

ہے زندگی محبت تقویٰ میں روشنی ہے
آزادیوں میں راحت خدمت میں ہر خوشی ہے

مایوسیوں نے سب کو ویران کر دیا تھا
اب خیر کی منادی ہر سمت ہو رہی ہے

تحفے بشارتوں کے لے کر فرشتے آئیں
تسکین و شادمانی ہر دل کو مل گئی ہے

ہیروں سے اپنے دامن بھر بھر کے جا رہے ہیں
اس بادشہ کے گھر میں کس چیز کی کمی ہے

چہروں پہ مسکراہٹ آنکھوں میں رونقیں ہیں
نغمہ سرا ہے فطرت محفل سجی ہوئی ہے

اس باغ کی فضائیں خوشبو سے ہیں معطر
مہکے ہوئے گلوں میں رنگین دلکشی ہے

ثمرات سے ہے لذت اور نعمتوں سے برکت
ہر دل میں ہے مسرت اور عید کی گھڑی ہے

ٹھنڈی ہوا کے جھونکے آب حیات شیریں
شربت ہے زنجبیلی عرفان و آگہی ہے

سب سے حسین تر ہے اُسی کی نگاہِ اُلفت
عشق و وفا کی وادی میں لطف و شانتی ہے

محمد افضل منیر

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آسامیاں خالی ہیں

(۱) آئی رجسٹرار ایک آسامی - گریڈ ۴۲۵۶ - ۱۶۸ - ۲۲۴۰
۵۰۰ روپے نان پریکٹس الاؤنس
(۲) سرجیکل " " ایضاً " "
(۳) اسسٹنٹ انسٹیتھسٹ ایضاً " "
(۴) ریڈیالوجسٹ " ایضاً ۵۰۴۰ - ۲۱۰ - ۲۹۴۰
(۵) پیتھالوجسٹ " گریڈ ۵۰۴۰ - ۲۱۰ - ۲۹۴۰
(۶) اپریشن روم اسسٹنٹ " " ۱۵۴۶ - ۳۶ - ۸۲۶
(۷) ڈینٹل ٹیکنیشن " " ۱۹۶۰ - ۴۹ - ۹۸۰

مرکزِ سلسلہ میں خدمت کرنے والے ڈاکٹر احباب کے لئے نادر موقع ہے کہ وہ جماعت کے اس مرکزی ہسپتال میں خدمت کر کے دین و دنیا میں اجر عظیم کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مستحق ہوں۔

ڈاکٹر عمر الدین صاحب سدھو۔ ایڈمنسٹریٹر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ننکانہ میں احمدیوں کے ۱۷ گھروں پر حملے ۶ گھر مکمل جلادیئے گئے

۱۱ مکانوں کو نقصان پہنچایا گیا۔ سامان باہر نکال کر جلا دیا گیا

قرآن کریم کے نسخے اکٹھے کر کے جلائے گئے - ۵ احمدی زخمی

کسی جگہ پولیس نے حملہ آوروں کو روکنے کی کوشش نہیں کی

مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۸۹ء کو ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ میں کئی مشتعل ہجوموں نے حملہ کر کے جماعت احمدیہ کے افراد کے گھروں کو سخت نقصان پہنچایا۔ قرآن کریم سمیت سامان کو آگ لگا دی اور گھروں کی ہر چیز کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔

یہ مظاہرین جو کہ اندازاً ڈیڑھ سو سے ڈھائی سو تک کی مختلف ٹولیوں میں تھے صبح ساڑھے آٹھ بجے سے دن کے ڈیڑھ بجے تک ہنگامہ آرائی میں مصروف رہے مکان جلتے رہے، احمدیوں کو مارا پیٹا جاتا رہا مگر شہر میں پولیس یا کسی سرکاری ادارے کے ایک بھی فرد نے کسی بلوائی کو نہیں روکا۔ کئی جلوسوں کے ساتھ پولیس موجود تھی اور اسسٹنٹ کمشنر اور ڈی ایس پی (جو ایک صوبائی وزیر کے بھائی ہیں) بھی موجود تھے لیکن انہوں نے کسی جگہ بھی کسی احمدی کی حفاظت کرنے کی کوشش نہیں کی۔ کسی سرکاری اہلکار کو خراش تک نہیں آئی۔ ہنگامہ ختم ہونے کے بعد دو بجے ڈی سی اور ایس پی پہنچے جبکہ پانچ احمدی زخمی ہوئے جن میں سے تین کو طبی امداد کے بعد فارغ کر دیا گیا اور دو ابھی تک سول ہسپتال شیخوپورہ میں داخل ہیں۔

واضح رہے کہ ننکانہ میں ۲۰ احمدی گھر ہیں۔ جن میں سے چھ گھروں کو سامان سمیت مکمل طور پر جلا کر راکھ کا ڈھیر بنا دیا گیا ہے جبکہ گیارہ مکانوں کا سامان نکال کر اسے آگ لگا دی گئی۔ تین مکان محفوظ رہے۔ حملہ آور مکانوں کی جو چیز توڑ سکے وہ توڑ دی جو سامان ہاتھ آیا وہ لوٹ لیا اور ہر چیز کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا۔ بتایا گیا ہے کہ حملہ آور اپنے ساتھ ہتھوڑے اور دیگر آلات لائے تھے۔ وہ مکانوں کے دروازوں، کھڑکیوں اور روشندانوں کو توڑتے رہے۔ فریج، ٹی وی برتن جو چیز سامنے آئی اسے توڑتے رہے حتیٰ کہ فلش اور واش بیسن تک توڑ کر رکھ دیئے لوٹے بھی نہیں چھوڑے۔ ریڈیو کی ایک دکان سے قیمتی آلات بھی تباہ کر دیئے۔ دو احمدی وکلاء کی لائبریری اور ریکارڈ کی فائلیں جلا کر راکھ کر دیں۔ ایک مکان میں مرغیاں تھیں۔ جن کی گردنیں مروڑ کر انہیں جلتے ہوئے سامان میں پھینکتے رہے۔ جن جگہوں پر پولیس ساتھ تھی وہاں کہیں بھی پولیس نے مزاحمت نہیں کی بلکہ ایک جگہ پر تو خود ایک پولیس والے نے سامان پکڑایا کہ لو یہ بھی جلا دو۔ جب ایک جگہ مکان جلا دیا گیا تو پھر کہنے لگے آؤ اب دوسری جگہ چلیں۔ یہاں تو سب کچھ جل گیا۔

ننکانہ صاحب کی احمدیہ بیت الذکر کو منہدم کر دیا گیا۔ چھت پھاڑ دی۔ دیوار کو ہتھوڑے مار مار کر توڑ دیا۔ بیت الذکر کا تمام سامان نکال کر جلا دیا۔ اور قرآن مجید علیحدہ ڈھیری بنا کر ان کو بھی جلا دیا گیا۔

ربوہ سے مرکزی نمائندگان ان واقعات کی خبریں ملنے پر امدادی سامان لے کر ننکانہ پہنچے کیونکہ یہاں کے احمدیوں کی حالت یہ تھی کہ ان کے تن پر صرف ایک جوڑا تھا اور ان کے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ بستر بھی نہیں تھے۔ مرکزی نمائندوں کے علاوہ امارت ضلع شیخوپورہ سے بھی امدادی سامان پہنچایا گیا۔ امدادی سامان میں مردانہ، زنانہ کپڑے کھانا، راشن، آٹا، آلو، چینی، پیاز، پتی، دودھ خشک غرضیکہ ضرورت کی ہر چیز پہنچائی گئی۔

ننکانہ کے احمدیوں نے بتایا ہے کہ چند دن پہلے حالات جو خراب تھے ان کی وجہ سے مقامی احمدیوں نے سرکاری افسران کو (جو کئی کئی گھنٹے کے انتظار کے بعد ملے) بتایا کہ ان کو اپنے جان و مال کا خطرہ ہے۔ اس لئے ان کی حفاظت کا انتظام کیا جائے۔ ان سرکاری افسران نے چند منٹ کی اس ملاقات میں کہا کہ ان کو حالات کا علم ہے اور انہوں نے دیگر اضلاع سے پولیس کی اضافی نفری بلالی ہے اور آپ لوگ بے فکر رہیں آپ کا بال بھی بیکا نہیں ہوگا۔ آپ لوگ اطمینان سے اپنے گھروں کو جائیں۔ اس واضح یقین دہانی کے باوجود جب بلوائی آئے تو بعض جگہوں پر پولیس بھی انکے ساتھ تھی لیکن پولیس نے کسی حملہ آور کو نہیں روکا۔

ننکانہ صاحب میں جو نقصان ہوا ہے اسکی مالیت کا اندازہ لکھوکھہا روپے ہے۔ کئی گھروں کا عمر بھر کا جمع جتھا اور مکانات راکھ ہو گئے ہیں۔ ان میں بچیوں کے جہیز لو بیاہتا جوڑوں کا سامان اور فریج، ریڈیو، ٹی وی سمیت بے شمار قیمتی چیزیں شامل ہیں۔

بعض اخباروں میں جو تأثر دیا گیا ہے کہ ننکانہ صاحب میں کوئی ہنگامہ یا لڑائی کی کیفیت تھی یہ باتیں بالکل بے بنیاد ہیں کیونکہ بلوائی جہاں جاتے تھے وہاں وہ بڑی آزادی سے آگ لگاتے اور سامان لوٹتے تھے اور کوئی ان کو نہ روکتا تھا۔ اس لئے کسی قسم کے مقابلے یا ہنگامے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوا۔

تمام احمدی اپنے گھروں میں ہیں

ننکانہ کے تمام احمدی اپنے اپنے ٹوٹے پھوٹے گھروں میں ہیں۔ اس تباہی کے باوجود ان کے چہرے پُرعزم ہیں اور حوصلے خدا تعالیٰ کے فضل سے بلند

جنگ کی خبر

روزنامہ جنگ لاہور (لوکل ایڈیشن جمعرات ۱۳ اپریل ۱۹۸۹ء) نے اس ضمن میں جو خبر دی ہے اس کے بعض حصے درج کئے جاتے ہیں۔

"بدھ کے روز مقامی طلبہ تنظیموں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے اراکین نے ایک احتجاجی جلوس کے دوران متعدد قادیانیوں کے گھروں میں گھس کر تباہی مچادی۔ قیمتی سامان باہر نکال کر نذر آتش کر دیا جو سامان باہر نہ نکالا جا سکا اسے توڑ پھوڑ کر مکمل طور پر تباہ کر دیا۔ متعدد قادیانیوں کو شدید زدوکوب کیا اور بعض مکانات اور ایک الیکٹرک سٹور کو سامان سمیت جلا دیا۔"

" واقعات کے مطابق احتجاجی مظاہرین کا جلوس جب سٹی پولیس چوکی کے قریب پہنچا تو مظاہرین قادیانیوں کی عبادتگاہ میں داخل ہو گئے اور اس کا کافی حصہ منہدم کرنے کے علاوہ وہاں موجود کتب و رسائل کو باہر نکال کر آگ لگادی۔"

" عینی شاہدوں کے مطابق مشتعل مظاہرین جس مکان کو تباہی کا نشانہ بناتے پہلے اس کی برقی رو منقطع کر دیتے اور پھر گھریلو سامان باہر نکال کر ان پر پچکاریوں سے سپرٹ چھڑک کر اسے نذر آتش کر دیتے۔"

" ہنگاموں کی اطلاع ملتے ہی کمشنر اور ایس پی شیخوپورہ بھی موقعہ پر پہنچ گئے ...... اس موقعہ پر حکام کو قرآن مجید کے نیم سوختہ نسخے بھی دکھائے گئے جو بعض افراد نے جلتے ہوئے سامان سے نکال کر ان کی آگ بجھائی تھی۔ شہری حلقوں نے اس تباہی کی ذمہ داری مقامی پولیس پر عائد کی ہے۔"

(روزنامہ جنگ لاہور (لوکل ایڈیشن) ۱۳ اپریل ۱۹۸۹ء صفحہ ۵)

ننکانہ میں احمدیہ بیت الذکر میں جمعہ

ربوہ۔ ننکانہ سے آمدہ جمعہ ۱۴ اپریل کی اطلاع کے مطابق مقامی جماعت نے اپنی ٹوٹی پھوٹی بیت الذکر کو صاف کر کے آج جمعہ کی نماز احمدیہ بیت الذکر میں ہی ادا کی۔ تمام احمدیوں کے حوصلے بلند تھے۔

● ایشیا میں فضائی سفر کے رجحان میں اضافہ ہوا ہے۔ مسافروں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ہوائی جہازوں کی مناسب تعداد موجود نہیں۔ فضائی کمپنیاں جہاز بنانے والی بڑی بڑی کمپنیوں کی طرف دیکھ رہی ہیں جن میں امریکہ کی بوئنگ اور میکڈانلڈ قابل ذکر ہیں۔

● بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان میں ایک زرعی کالج قائم کیا جائے گا۔ اس کالج میں نئے تعلیمی سال سے کلاسز شروع ہو جائیں گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سگریٹ نوشی کے مہلک اثرات

مکرم شیخ نور احمد منیر صاحب ۔ ربوہ

خبر ملاحظہ ہو

"وینس (اٹلی) سگریٹ پینے والے افراد کے دھوئیں سے ہر سال تمباکو نوشی نہ کرنے والے تقریباً ۵۳ ہزار افراد جان بحق ہو جاتے ہیں جبکہ تمباکو نوشی کی وجہ سے سالانہ تقریباً ۳ لاکھ ۹۰ ہزار افراد جان بحق ہوتے ہیں ۔ امریکہ کے سرجن جنرل سی ایموٹ کوپ کی ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ میں ۵ کروڑ افراد تمباکو نوشی کرتے ہیں ۔ جب کہ گزشتہ ۲۵ سال سے جاری اینٹی سموکنگ مہم کی وجہ سے چار کروڑ ۳۰ لاکھ امریکیوں نے سگریٹ نوشی ترک کردی ہے ۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ کینسر سے مرنے والے ۳۰ فیصد افراد تمباکو نوشی کی وجہ سے مرتے ہیں جبکہ تقریباً سالانہ ڈھائی ہزار بچے اس وجہ سے مرتے ہیں کہ ان کے والدین سگریٹ پیتے ہیں ۔ حال ہی میں وسیع پیمانہ پر اینٹی سموکنگ مہم شروع کی گئی ہے جس کا مقصد ۲۰۰۰ء تک امریکہ سے تمباکو نوشی کا مکمل خاتمہ کرنا ہے"

ہمارے معاشرہ کی یہ بدقسمتی اور جہالت ہے کہ بعض نشہ آور اور زہریلی چیزیں ہماری زندگی کی ضروریات اور روزمرہ کی خوراک میں شامل ہو کر جزو لاینفک ہوتی جا رہی ہیں ۔ ان میں سرِفہرست تمباکو نوشی ہے ۔ اس کا نشہ ابتداءً میں غیر محسوس ہوتا ہے ۔ جو آہستہ آہستہ انسانی جسم کے اعضاء اور اعصاب پر مہلک اثرات اور مضرات ڈالتا ہے اور ایک وقت آتا ہے کہ یہ زہر قلبِ انسانی کو بند کر دیتا ہے اور سگریٹ نوشی کرنے والا شخص شہرِخموشاں کا مکین ہو جاتا ہے اور اس کو سپرد خاک کر دیا جاتا ہے ۔

سگریٹ نوشی کی موت سے جو بالعموم ہارٹ اٹیک سے ہوتی ہے وہ اپنے متعلقین اور عزیز و اقارب کے لئے کئی مسائل اور پریشانیوں کو چھوڑ جاتا ہے ۔ اچانک اور غیر متوقع موت کے اثرات ظاہر و باہر ہیں ۔

گزشتہ ہفتہ مجھے لاہور میں ایک گھرانہ میں تعزیت کے لئے جانا پڑا ۔ وفات یافتہ صاحب تعلیم یافتہ اور اچھی ملازمت میں تھے ظاہری طور پر حسن و شباب کے مالک تھے مگر ان کو سگریٹ نوشی کی عادت تھی ڈاکٹروں نے انکو خبردار کردیا تھا کہ سگریٹ نوشی آپ کے لئے اب انتہائی ضرر کا باعث ہے وقتی طور پر سگریٹ نوشی میں کمی کی گئی مگر ایک دن آدھی رات کے وقت ان کے دل میں درد اٹھا اور انہوں نے تکلیف محسوس کی مگر ان کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر چکی تھی اور جیتا جاگتا گھرانہ اچانک ماتم کدہ بن گیا ۔ یہ ایک مثال نہیں ہے ۔ آج روزانہ اس قسم کے واقعات سننے اور دیکھنے میں آتے ہیں کہ فلاں صاحب دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں ڈاکٹروں نے ان کو سگریٹ پینے کی ممانعت کردی ہے بلکہ وہ سگریٹ کے دھوئیں کو سونگھ بھی نہیں سکتے ۔ اور فلاں صاحب وفات پا گئے ہیں یہ کیوں ؟ سگریٹ پینے والا شخص خود یہ محسوس کرتا ہے کہ یہ سگریٹ میری صحت پر ناخوشگوار اور بد اثر ڈال رہا ہے ۔ گلے میں غیر معمولی خراش سر بوجھل اور گھبراہٹ اس کے ابتدائی عوارض ہیں ۔ تمباکو کا زہریلا جزو نکوٹین ہوتا ہے علماءِ طب کا کہنا ہے کہ نصف سیر تمباکو میں ۲،۲ تولے نکوٹین ہوتی ہے اور پون رتی نکوٹین ایک کتے کو ہلاک کرنے کیلئے کافی ہوتی ہے ۔ سگریٹ میں کاغذ بھی شامل ہوتا ہے اس لئے اس کاغذ کی وجہ سے جو دھواں گلے میں جاتا ہے اس کے اثرات مزید مہلک ہو جاتے ہیں ۔ تمباکو کسی طریق سے بھی استعمال کیا جائے یہ انسانی صحت کیلئے انتہائی ضرر رساں ہے اس سے خون کا قوام پتلا ہو جاتا ہے خون کی سرخی زائل ہو کر زرد رنگ میں تبدیل ہو جاتی ہے ۔ سر بوجھل ہو جاتا ہے اور دماغ میں ضعف کے آثار شروع ہو جاتے ہیں کمزور طبائع کا سر چکراتا ہے ۔ منہ اور گلے میں خراش ، انفکشن اور خشکی پیدا ہو جاتی ہے دانتوں کی حس کمزور ہو جاتی ہے ۔ ہونٹ اور زبان پر اس کے اثرات انتہائی خطرناک ہو جاتے ہیں ۔ بصارت کمزور ہو جاتی ہے ۔ سگریٹ نوشی ایک ایسا شوق ہے اور بدعادت ہے جو انسان کے دل اور پھیپھڑے پر گہرا اثر ڈالتی ہے ۔ قوت ہاضمہ کو کمزور کر کے معدہ کو کمزور کر دیتی ہے سگریٹ نوشی کی حقیقی بھوک اور اشتہاءِ طعام مر جاتی ہے ۔ اور یہی چیز انجام کار صحت کو نقصان پہنچاتی ہے ۔ حکماء کا کہنا ہے کہ سگریٹ کا دھواں بذاتِ خود زہریلے اثرات رکھتا ہے یہ دھواں پھیپھڑوں کی نالیوں میں خراش پیدا کر کے کھانسی کا موجب ہوتا ہے اور اس سے سِل اور دق جیسی موذی امراض جنم لیتی ہیں اور یہ وہ بیماری ہے جو نسلاً بعد نسلٍ وراثت میں چلتی ہے ۔ انہی حالات کی بناء پر دنیا کی حکومتوں نے اپنے ابلاغ عامہ کے ذریعہ سگریٹ اور تمباکو کے نقصانات کی باقاعدہ تشہیر کرنا شروع کر دی ہے سگریٹ کی ہر ڈبیا پر یہ الفاظ لکھے ہوتے ہیں

"سگریٹ انسانی صحت کیلئے مُضر ہے"

جو اشخاص سگریٹ پیتے ہیں اور اس کے عادی ہو جاتے ہیں وہ دن بدن کمزور ہوتے رہتے ہیں اور ان کی غذا کم ہو جاتی ہے جس کے نتیجہ میں ان کے اندر خون پیدا نہیں ہوتا اس سے دل دھڑکنے لگتا ہے حواس میں غیر معمولی سستی کا احساس ہوتا ہے اور ایسے عادی شخص پر مختلف بیماریاں حملہ آور ہو جاتی ہیں اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں اور بے خوابی کی شکایت سے اس کے لئے زندہ رہنا مشکل ہو جاتا ہے ہر سگریٹ انسان کی عمر کو کم کر رہا ہوتا ہے ۔

آج کے دور میں جبکہ مہنگائی آسمان سے بات کر رہی ہے ہر شخص کی زبان پر اس گرانی کا شکوہ ہے عوام الناس کی ہر محفل میں اس کا واویلا کیا جا رہا ہے ۔ ایسے وقت میں سگریٹ یا تمباکو کا استعمال نہ صرف حماقت ہے بلکہ اپنے پاؤں پر کلہاڑی چلانے کے مترادف ہے ۔ سگریٹ اور تمباکو کے اخراجات کو ہم دوسری ضروریاتِ زندگی پر خرچ کر سکتے اور ذہنی پرد باؤ کو کم کر سکتے ہیں ۔ اقتصادی اور معاشی لحاظ سے بھی اس کا استعمال اور عادت انتہائی تکلیف اور افسوس کا پہلو رکھتی ہے مگر کن کے لئے ؟ جن کو احساس ہو

مندرجہ بالا خبر میں نہ صرف سگریٹ پینے والے اشخاص کو خبردار کیا گیا ہے بلکہ وہ اشخاص جو سگریٹ پینے والوں کے پاس بیٹھتے ہیں اس کے دھوئیں کی وجہ سے بھی وہ انتہائی نقصان اٹھاتے ہیں ۔ قاہرہ کی ریل کے ہر ڈبہ میں یہ الفاظ لکھے ہوتے ہیں ۔

"التدخین ممنوع"

سگریٹ پینا منع ہے ۔

امریکی حکومت نے بڑے اہتمام سے اینٹی سموکنگ مہم شروع کر رکھی ہے جس کا بنیادی مقصد ۲۰۰۰ء تک امریکہ سے تمباکو نوشی کا مکمل خاتمہ کرنا ہے ۔ اگر ایسا ہو گیا تو انسانیت پر یہ بہت بڑا احسان ہو گا ۔ اور دل کے امراض لازمی طور پر بہت کم ہو جائیں گے ۔ کیونکہ اس کے اثرات ظاہر و باہر ہیں ۔ میں یہ سطور تحریر کر رہا تھا کہ ایک اور خبر ملاحظہ میں آئی کہ امریکہ میں ان مقامات پر جہاں عام لوگوں کی آمد و رفت رہتی ہے سگریٹ نوشی پر پابندی لگا دی گئی ہے اور پابندی کے ان احکامات سے چھ ہزار آٹھ سو وفاقی عمارات میں کام کرنے والے آٹھ لاکھ نوے ہزار ملازمین متاثر ہوئے ہیں سگریٹ نوشی پر پابندی کے یہ احکامات سات مئی سے نیویارک کی ریاست میں بھی لاگو ہوں گے ۔

حکومت پاکستان کو بھی چاہیئے کہ وہ سگریٹ نوشی کے خلاف بھرپور مہم چلائے ۔ ابلاغ عامہ کے جملہ وسائل اختیار کر کے اس کے نقصانات اور تباہ کن اثرات ڈاکٹرز ۔ علماء اور دانشوروں کے ذریعہ عوام کے سامنے پیش کئے جائیں اور بیرون ممالک سے سگریٹ کے مختلف قیمتی اور مہنگے برانڈز کی درآمد کی ممانعت کردی جائے یہ ملک کی اقتصادیات اور معاشیات پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں اور انسانی صحت کو بھی دیمک کی طرح چاٹ جاتے ہیں ۔

ولادت

میرے بیٹے عزیزم مظفر احمد چوہدری اور عزیزہ سیدہ فقیہہ مظفر کے ہاں مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۸۸ء کو کراچی میں پہلی بیٹی پیدا ہوئی ہے ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کا نام ملیحہ مظفر تجویز فرمایا ہے ۔ نومولودہ مکرم مولوی تاج الدین صاحب کی پوتی اور مکرم کیپٹن سید محمد اکمل صاحب کی نواسی ہے ۔

احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے بچی کو نیک ، خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے ۔

اقبال بیگم اہلیہ مولوی تاج الدین
(حال میامی ۔ امریکہ)

● عالمی بینک پاکستان ریلوے کو بہتر بنانے کے لئے ۳٫ ارب روپے کی مالی امداد فراہم کر رہا ہے ۔ اس سلسلہ میں عالمی بینک کا ایک اعلیٰ سطحی وفد ریلوے کے ترقیاتی منصوبوں کو حتمی شکل دینے کے لئے اس ماہ کے آخر میں پاکستان پہنچ رہا ہے ۔

● پاکستان نے موجودہ مالی سال کے پہلے نو ۹ ماہ کے دوران ۶۱ ارب روپے سے زائد مالیت کی اشیاء برآمد کی ہیں جبکہ گذشتہ سال اسی مدت کے دوران صرف ۵۵ ارب روپے کی مالیت کی اشیاء برآمد کی گئی تھیں ۔

● رمضان المبارک کی آمد کے ساتھ ہی آٹے کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ پر عوامی اور سماجی حلقوں میں سخت تشویش کا اظہار کیا گیا ہے ۔ بعض علاقوں میں اٹھارہ کلو آٹے کا تھیلا ۶۰ روپے میں فروخت ہو رہا ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر 1

صحافت | ارتقائی منزلوں میں

جناب شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "نوجوان کثرت سے صحافت کی طرف توجہ دیں" اس ارشاد کے پیش نظر صحافت پر ایک مضمون حاضر خدمت ہے۔ (مدیر)

جب سے یہ دنیا پیدا ہوئی انسانی زندگی میں خبروں کو اہمیت حاصل رہی ہے انسانی فطرت میں تجسس کا ایک ایسا مادہ ودیعت کیا گیا ہے کہ وہ رات دن نئے نئے حالات اور واقعات کی ٹوہ میں رہتا ہے۔ اور کوئی زمانہ بھی فطرت کے اس عمل سے خالی نہیں رہا۔ رفتہ رفتہ یہ چیز انسانی ترقی کا سنگ بنیاد قرار پائی۔

ابتدائی زمانہ میں خبروں کی اشاعت کے مختلف طریقے تھے۔ خبروں کی اشاعت میں سب سے زیادہ ممد و معاون وہ مسافر اور وہ سیاح ہوتے تھے جو ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ کی طرف اور ایک ملک سے دوسرے ملک کی طرف کوچ کرتے تھے۔ انہی کے ذریعہ ایک جگہ کی خبریں دوسری جگہ پہنچتی تھیں۔ ہر ملک کے بادشاہ ہر علاقہ کے حاکم کے پاس سرکاری ذرائع سے خبریں پہنچتی تھیں حکومت کی جانب سے رعایا کو جو احکامات دیئے جاتے تھے۔ وہ شاہی فرامین، اعلانات، نقیبوں اور نقارچیوں کے ذریعے تمام ملک میں مشتہر کئے جاتے تھے۔ فوری خبریں پہنچانے کے لئے کبوتروں اور ہرکاروں سے کام لیا جاتا تھا۔ اسی طرح میناروں، کتبوں اور پتھروں پر کندہ کی ہوئی عبارتیں جو ہزارہا سال سے ویرانوں میں کھڑی اب تک ماضی کو بے نقاب کر رہی ہیں۔ صحافت کے ابتدائی نقوش ہیں۔

صحافت کی جانب پہلا قدم چینیوں نے اٹھایا۔ آج سے تین ہزار سال قبل دنیا کا پہلا اخبار چین سے نکلا۔ جو "پیکن گزٹ" کے نام سے مشہور ہے۔ یہ اخبار آج کل کے اخبارات کی طرح نہیں تھا۔ بلکہ اس کی حیثیت ایک سرکاری گزٹ کی تھی۔ جس میں شاہی فرامین اور سلطنت کی طرف سے مختلف احکام شائع ہوتے تھے۔ بالکل اسی طرح جس طرح آج کل مرکزی اور صوبائی حکومتوں کی طرف سے گزٹ شائع ہوتے ہیں۔

یورپ میں صحافت کی طرف پہلا قدم اس وقت اٹھا جب جرمن کے ایک پادری نے لکڑی پر کندہ کئے ہوئے لاطینی حروف میں انجیل کو چھاپ کر فن طباعت کو زندہ کیا۔

اس کے کچھ دنوں بعد جرمنی سے ایک علمی رسالہ جاری ہوا تھا۔ یہ سولہویں صدی عیسوی کا آخر زمانہ تھا۔ اس زمانہ میں چونکہ رسل و رسائل کا سلسلہ بہت محدود تھا اس لئے صحافت نے ابھی موجودہ منزل کی طرف قدم نہیں اٹھایا تھا لیکن تہذیب و تمدن میں جیسے جیسے ترقی ہوتی گئی صحافت انسانی زندگی کا جزو بنتی گئی۔

ابتدائی زمانہ میں ایک مقام سے دوسرے مقام کو خبریں بھیجنا یا حاصل کرنا بڑا دقت طلب کام تھا لیکن آج تار، ٹیلیفون اور وائرلیس نے تمام مشکلات آسان کر دی ہیں۔ دنیا کے کسی حصہ میں کوئی اہم واقعہ ہو چند گھنٹوں میں اس کی خبر تمام دنیا میں پھیل جاتی ہے اسی طرح طباعت کے طریقوں میں بھی وہ حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے جسے دیکھ کر عقل انسانی دنگ رہ جاتی ہے۔

برعظیم پاک و ہند میں موجودہ صحافت کی ابتدا اٹھارہویں صدی عیسوی میں ہوئی۔ جبکہ چھاپے خانوں کی مدد سے ایک قلیل وقت میں ہزاروں اخبار شائع ہونے ممکن ہو گئے۔ لیکن اس سے قبل بھی مغلیہ عہد حکومت میں قلمی اخبارات کی اشاعت کا رواج تھا۔ مشہور مورخ خافی خان نے لکھا ہے کہ یہ قلمی اخبارات شہنشاہ اورنگ زیب کی فوج کے سپاہیوں کو مہیا کئے جاتے تھے اس کے علاوہ شاہان مغلیہ کے زمانے میں ہر اہم مقام پر وقائع نگار مقرر تھے۔ جو مقامی علاقوں کی خبریں فارسی زبان میں لکھ کر بھیجا کرتے تھے۔ اور راز کی باتوں کے سوا باقی تمام خبریں دربار سے نکل کر عوام تک پہنچ جایا کرتی تھیں۔

ہندوستان کا سب سے پہلا اخبار ۱۷۸۰ء میں انگریزی زبان میں کلکتہ سے نکلا جس کا نام بنگال گزٹ تھا۔ اس اخبار کے نکلنے کے چند ماہ بعد ایک اور انگریزی اخبار انڈیا گزٹ نکلا۔ اس کے تین سال بعد کلکتہ گزٹ اور دوسرے اخبار نکلے۔

جہاں تک اردو صحافت کا تعلق ہے اس کی ابتدا ۱۸۲۲ء سے ہوئی۔ جبکہ کلکتہ کی ایک انگریزی تجارتی کوٹھی نے ۱۸۲۲ء میں جام جہاں نما کے نام سے فارسی زبان میں ایک اخبار جاری کیا۔ اس اخبار کے ساتھ اردو کا ایک ضمیمہ بھی شامل ہوتا تھا۔ اس اخبار کے ایڈیٹر ایک ہندو ہری دت نامی تھے۔ ۱۹۲۴ء میں کلکتہ سے ہی ایک اور فارسی اخبار "شمس الاخبار" جاری ہوا۔ اس کے ساتھ بھی اردو کا ضمیمہ شامل ہوتا تھا۔ اور اس کے ایڈیٹر بھی ایک ہندو مسٹر متی ٹھاکر تھے۔ جام جہاں نما کے اردو ضمیمہ میں خبروں سے زیادہ مضامین ہوتے تھے۔ تاریخ انگلستان کا ترجمہ، نپولین کی جنگوں کی تفصیلات اور اورنگ زیب کی سلطنت کا حال بالاقساط شائع ہوتے تھے زبان صاف اور شستہ ہوتی تھی۔

اس دور کو اردو صحافت کا دور اول کہنا چاہیئے۔ دور دوم ۱۸۳۶ء سے شروع ہوا اور ہنگامہ ۱۸۵۷ء تک جاری رہا۔ دور اول میں اردو صحافت کی کوئی مستقل حیثیت نہ تھی۔ بلکہ جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے۔ فارسی اخبارات کے ساتھ اردو کے ضمیمے شامل کر دیئے جاتے تھے۔ اردو کا پہلا باقاعدہ اخبار "اردو اخبار" تھا۔ جسے ۱۸۳۶ء میں شمس العلماء مولانا محمد حسین آزاد کے والد باقر حسین صاحب نے دہلی سے جاری کیا۔ یہ ہفتہ وار اخبار تھا اور اس میں ایک اخبار کی ساری خصوصیات موجود تھیں۔ ہندوستان اور دیگر ممالک کی خبریں اس میں باقاعدہ شائع ہوتی تھیں اور ان پر تبصرے کئے جاتے تھے۔ حکومت انگریزی کے بعض افعال پر تنقیدیں بھی ہوتی تھیں۔ بادشاہ کے کلام کے علاوہ غالب، مومن اور ذوق کا کلام شائع ہوتا تھا۔ زبان اور محاورے کی جھلکیں ہوتی تھیں۔ اس کا ضمیمہ قلعہ معلےٰ کے حالات کے متعلق بھی شائع ہوتا تھا جس میں بادشاہ اور دربار کے واقعات بالتفصیل درج کئے جاتے تھے۔ علمی نقطہ نظر سے اس اخبار کو اشاعت خیالات اور تربیت رائے عامہ میں اولیت کا امتیاز حاصل ہے۔ یہ اخبار ۱۸۵۷ء تک نکلتا رہا۔

اردو اخبار کے بعد اور بھی مختلف اخبارات ہندوستان کے مختلف شہروں سے جاری ہوئے۔ پنجاب کا پہلا اخبار کوہ نور ہے جسے ۱۸۵۰ء میں منشی ہرسکھ رائے نے لاہور سے جاری کیا تھا۔ یہ ہفتہ وار اخبار تھا۔ اور برطانوی ہند اور دیسی ریاستوں میں مقبول تھا۔ مشہور فرانسیسی مستشرق گارساں دتاسی جس نے اردو زبان کی تحقیق و تدقیق میں قابل قدر کام سرانجام دیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں ہندوستان کے سفر بھی کئے ہیں۔ لکھتا ہے کہ ۱۸۵۴ء تک ہندوستان میں چھاپہ خانوں کی تعداد چالیس اور اخبارات کی تعداد ۳۳ تک پہنچ گئی تھی۔ ان اخبارات سے اس زمانہ کی سیاسی اور سماجی زندگی کے مطالعہ میں بڑی مدد ملتی ہے۔

اس ذیل میں ایک امر قابل ذکر یہ ہے کہ ابتدا میں جو اخبارات نکلتے تھے وہ ٹائپ میں شائع ہوتے تھے۔ ۱۷۹۶ء میں گوٹن برگ کے ایک موجد سینی فلوڈ نے لیتھو یعنی پتھر کا چھاپہ ایجاد کیا۔ جسے آسان اور سستا سمجھ کر ۱۸۳۶ء سے ہندوستان میں بھی اختیار کر لیا گیا۔

اس عہد کی صحافت کی خصوصیات

چونکہ یہ دور اردو صحافت کا ابتدائی دور ہے۔ اس لئے قدرتی طور پر اس میں وہ خصوصیات نہیں تھیں جو آج کل کی صحافت کا طرۂ امتیاز ہیں۔ صحافت کا ابتدائی زمانہ ہونے کی وجہ سے لوگوں میں ذوق اخبار بینی بھی موجود نہ تھا۔ لوگوں کا سیاسی شعور بھی بہت کم تھا۔ رسل و رسائل کے محدود ہونے کی وجہ سے بیرونی ممالک اور خود اندرون ملک کی بھی بہت کم خبریں اخبارات تک موصول ہوتی تھیں۔ ان حالات کا اثر اخبارات پر پڑنا لازمی تھا۔ اخبارات میں زیادہ تر حکومتوں اور حکمرانوں کی روزانہ کی حرکات و سکنات کا ذکر کیا جاتا تھا۔ کیا کھایا کیا پیا۔ کب لیٹے۔ کب بیدار ہوئے۔ کیا احکامات جاری کئے۔ کس پر عتاب نازل کیا کس پر مہربان ہوئے۔ خبروں کے ساتھ رائے زنی بھی کی جاتی تھی۔ البتہ غیر ممالک کی خبروں میں حکمرانوں کے حالات نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ زیادہ تر جنگ کی خبریں یا معلوماتی خبریں دی جاتی تھیں۔ خبریں زیادہ تر انگریزی اخباروں اور بعد میں فارسی پرچوں سے اخذ کی جاتی تھیں۔ ہندوستانی عدالتوں کے فیصلے اور عدالتوں کی خبریں بھی ہوتی تھیں۔ زبان نہایت آسان اور اسلوب سیدھا سادہ تھا۔ قصہ کہانی اور اخبار نویسی کے درمیان کوئی امتیاز نہ پیدا ہوا تھا۔ اس عہد میں اردو اخباروں کی زبان، انداز بیان کے ارتقاء اور خبروں کی طرز کو سمجھنے کے لئے چند اقتباس درج ذیل ہیں۔

دھوئیں کے جہاز کی مفصل خبر

بہت دنوں سے یہ خبر مشہور تھی کہ انگلستان میں ایک جہاز تیار ہوتا ہے کہ جس طرح ایک ناؤ پچھلے برس کلکتے میں آئی کہ صرف دھوئیں کے زور سے چڑھاؤ اتار پر بے تکلف دریا میں چلی جاتی ہے۔ وہ جہاز اسی طرح بے کھٹکے بحر محیط میں آمد و شد کرے گا اور اس جہاز کے بنانے والے نے انگلینڈ سے کلکتے تک پہنچنے کی بہتر دن کی مدت ٹھہرائی ہے۔ کس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واسطے کہ وہ جہاز پال سے علاقہ نہیں جو ہوا کا محتاج ہو۔ اس کو آندھی طوفان، موسم اور غیر موسم سب برابر ہے۔ بارے پچھلے ہفتے وہ جہاز ولایت سے آیا۔ جس دن وہ کلکتہ میں پہنچا دریا کے کنارے ایک انبوہ جمع تھا۔ ہفت اقلیم کے سیاح اکٹھے ہوئے تھے۔ کس واسطے کہ اگلے زمانہ میں کسو نے جہاز کا نام نہیں سنا چند ناؤ کے دیکھنے سے لوگوں نے سمجھا تھا کہ جہاز بھی بن سکتا ہے۔ ہر بڑے بڑے ریاضی دان جنہوں کو اس علم میں دعویٰ ہے۔ یہ کہتے تھے کہ ایسا جہاز ولائت سے کلکتہ ہر گز نہ پہنچے گا۔ اس جہاز کی تیاری اور جلد رفتاری کو دیکھ سب خلقت دنگ ہو گئی۔ اور ریاضی کے اہل کمال حیران ہو کر کہنے لگے کہ یہ سچ مچ جہاز ہے۔ جو دھوئیں کے زور سے چلا آتا ہے یا کوئی طلسم ہے۔ کہ دکھلائی دیتا ہے اس جہاز کے بنانے والے کو ہزار آفریں کیا چاہیئے بشر کا یہ کام نہیں۔ ایسی نادر صنعت کا ایجاد کرنا بہت مشکل ہے۔ اس سبب سے کہ بنانے والا موجود، دیکھنے والوں نے بنتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ سب کو یقین ہوا کہ یہ صنعت ریاضی علم کے زور سے نکل ہو۔ اگلے وقتوں میں کسی نے بنایا ہوتا تو بہت لوگ یہی کہتے کہ اس کے بنانے والے کے فرشتے مددگار تھے۔ اس نے دھوئیں کا جہاز نہیں بنایا خلق کو اپنا معجزہ دکھلایا۔ غرض جس قدر ستائش لوگوں نے کی اگر لکھی جاوے ایک دفتر میں گنجائش نہ پاوے"۔

(ضمیمہ اردو "جام جہاں نما، کلکتہ ۲۸؍دسمبر ۱۸۲۵ء)

ایک اور خبر کا انداز بیان، ادبی رنگ اور عبارت آرائی ملاحظہ ہو۔

"مست ہاتھی کی خبر"

"اخبار کے کاغذ میں لکھا ہوا ہے کہ پچھلے دنوں ایسا اتفاق ہوا۔ کہ ایک راجہ گایکوار برددھا کے حاکم کا فیل بان ایک متوالے ہاتھی کو شکارگاہ کی طرف لے جا رہا تھا۔ ہاتھی ایسا بپھرا کہ جس کا بیان نہیں ہو سکتا۔ جتنا کچھ مہاوت اس کے سر پر آنکس مارتا اور پوتڑوں پر کلہاڑیاں پڑتیں وہ بھوت ہوتا جاتا تھا۔ آخر اس نے یاں اور چرخی کو کچھ نہ مانا۔ اور جنگل کی راہ چھوڑ کر ایسا سپٹایا کہ مہاوت کے بس میں نہ رہا۔ اور سونڈ پھنکارتا ہوا ایک گاؤں میں جا گھسا۔ وہ کیا گیا ہاتھی کی شکل میں خدا کا قہر نازل ہو گیا۔ سونڈ کے تھپیڑوں سے چھپروں کا نشان باقی نہ رہا۔ اور دانتوں کی ہولوں سے دیواریں ماٹی میں مل گئیں۔ ماتھے کی ٹکروں سے بڑے بڑے پرانے درخت جڑ سے اکھڑ پڑے مبہوت وہ کان ہلاتا آندھی سی آجاتی۔ لوگ قیاس کرتے کہ شاید پہاڑ کا در اپھٹ گیا ہے۔ اس کی آواز سنی ساروں نے اپنے بچے کوہ قاف میں چھپائے۔ اور سب قسم کے چوپائے جو سونڈ کی لپیٹ میں آئے پھر نکلنے نہ پائے۔ جب پیٹ سے پانی نکال زمین پر چھپڑکتا معلوم ہوتا ساون بھادوں کی کالی گھٹا برستی ہے۔ چنگھاڑ سے سمجھا جاتا تھا کہ آسمان پر بجلی کڑکتی ہے۔ جگہ جگہ اس گاؤں میں لاتوں کی ٹھوکروں سے ایسے غار پڑ گئے اور زمین سے پانی نکل آیا کہ عوج بن عنق بھی جو اس میں غوطہ کھاوے تو قیامت تک پھر سر نہ اٹھاوے تین دن تک ایسی آفت اس گاؤں میں مچی کہ وہاں کے رہنے والوں کو جان بچانی مشکل ہوئی۔ اپنے گھروں کو چھوڑ دور نکل گئے۔ عجب مصیبت میں پھنسے ہوئے تھے کہ ایسے خونخوار دیو سے کدھر بھاگیں۔ بازار کی دوکانوں میں جو کچھ کھانے کا اسباب اکٹھا تھا ایسا خاک دھول میں مل گیا۔ کہ پھر پہچانا نہ گیا۔ چھ آدمی بھی پس کر مر گئے اور جنہوں کے ہاتھ پیر ٹوٹے ان کا شمار ہی نہیں خدا نے خیر کی کہ وہ ہاتھی برددھا کے شہر میں نہ چھوٹا نہیں تو شہر کو غارت کرتا۔ قیاس میں آتا ہے کہ یہ ہاتھی راجہ پرہت سنگھ کے ہاتھی کی نسل سے ہو گا۔ جس کی ہجو میں مرزا سودا نے قصیدہ کہا ہے۔"

(جام جہاں نما ۲؍فروری ۱۸۲۵ء)

اس زمانہ میں انگریز ہندوستان میں اپنی سلطنت کے قوت و استحکام کے لئے کوشاں تھے۔ ہندوستانیوں میں اپنا اثر و رسوخ بڑھانے اور میل جول پیدا کرنے کیلئے ضروری تھا کہ وہ یہاں کی زبانوں میں بھی مہارت حاصل کرتے۔ چنانچہ جو انگریز یہاں آتے تھے اردو زبان حاصل کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ اردو میں بول چال تو عام تھی ہی۔ بعض انگریزوں نے اردو شاعری کے میدان میں بھی قدم رکھنا شروع کر دیا۔ اور اپنی نظمیں اخبارات میں چھپوانے لگے۔ ذیل میں بطور یادگار ایک انگریز مسٹر ڈکاستا کی غزل درج کی جاتی ہے۔ جو جام جہاں نما کے ۸؍اپریل ۱۸۲۷ء کے پرچہ میں چھپی تھی۔ ارشاد ہوتا ہے

کل ہم تمہارے کوچہ میں آئے چلے گئے
ہی ہی ہزار اشک بہائے چلے گئے!
ہم ہیں فقط جو دل ہی گنواتے ہیں ورنہ سب
آکر جہاں میں کچھ تو کمائے چلے گئے!
کل اس پری کی بزم میں سب مل کے برملا
تیری غزل ڈکاستا گائے چلے گئے!

ہندوستانی راجہ اور نواب اس زمانہ میں پے در پے انگریزوں سے شکست کھا رہے تھے ان لڑائیوں کی خبریں اخبارات میں اس طرح شائع ہوتی تھیں۔

"سوکیت مندی کی خبر"

"حال فتح سوکیت مندی اور گرفتاری راجہ کا مفصلاً اس طرح دریافت کرتا ہے کہ راجہ وہاں کا پیچ ادا کرنے خراج معینہ کے لیت و لعل کرتا تھا۔ نظر بریں کنور نونہال سنگھ نے جنرل دنتورا صاحب کے تیئں معہ ایک سپاہ معقول کے وہاں بھیجا۔ صاحب موصوف نے وہاں پہنچ کر شہر کے تیئں محاصرہ کیا۔ راجہ نے جب قوت مقابلہ کی اپنے تیئں نہ دیکھی تو از راہ عجز و انکسار پیغام صلح کا بھیجا اور قول و اقرار کیا کہ ہر قسط میں ستر ہزار روپیہ داخل خزانہ سرکار لاہور کے کروں گا۔ بعد اس قول و قرار کے جنرل موصوف نے ساتھ بہانے عطا کئے خلعت کے راجہ کے تیئں اپنے لشکر میں بلایا۔ راجہ حیلہ سے جنرل مذکور کے بے خبر تھا۔ بے حفاظت و مراتب خیمہ میں جنرل موصوف کے آیا۔ بمجرد پہنچنے راجہ کے دو پلٹنوں کے پہلے سے مامور تھیں اس خیمہ کے تیئں محاصرہ کیا اور دو پلٹنوں اور ہمراہیاں نے راجہ کو گھیر لیا۔"

(اردو اخبار دہلی ۶؍ستمبر ۱۸۴۰ء)

اس خبر کے لکھنے کے بعد اخبار کا ایڈیٹر اپنی ناپسندیدگی کا اظہار اس طرح کرتا ہے :-

"اس حرکت کو اکثر دانا لوگ ناپسند کرتے ہیں۔ کیونکہ بعد درستی عہد و پیمان صلح کے عہد شکنی خلاف رسم آئین سلاطین ماضی اور حال ہے"۔

اسی اخبار میں مشہور شاعر ذوق کی خبر بایں الفاظ شائع ہوئی تھی۔

"خبر درد اثر رحلت الملک الشعراء خاقانی ہند شیخ محمد ابراہیم ذوق استاد خاص حضور اقدس حضرت ظل سبحانی افسوس صد افسوس کہ شہنشاہ ملک سخنوری خرد اقلیم معنی گستری ملک الشعراء خاقانی ہند شیخ محمد ابراہیم خان ذوق نے ۲۳؍صفر شب آخر چہار شنبہ ۱۲۷۱ھ مطابق ۱۱؍نومبر ۱۸۵۴ء عالم فانی سے بسوئے عالم وجاودانی رحلت کی۔ الحق یہ وہ مصیبت عظائم ہے کہ اگر صاحب زبان محاورہ فرس ریختہ اردو بلکہ تمام اہل سخن ہند لباس ماتمی پہن لیں تو روا ہے۔ حضور والا کو جب اطلاع اس واقعہ جانکاہ کی ہوئی۔ باوجودیکہ دربار عام بتقریب چہار شنبہ مہیا تھا اور سب اراکین سلطنت باریابی مجرے کو حاضر لیکن سب کو برخاست کر دیا۔ اور حکم دیا کہ شاہزادگان والا تبار مع جمیع اہل دربار استاد مرحوم کی مشایعت جنازہ میں شریک ہوں"۔

(اردو اخبار دہلی ۱۸؍نومبر ۱۸۵۴ء)

آخری مغل شہنشاہ بہادر شاہ ظفر کی شکست اور سقوط دہلی کی خبر ان الفاظ میں شائع ہوئی۔

"مورچہ بری پر دلیران انگریز نے کل شام کو حملہ کر کے چھ ضرب توپ اور ایک بم بلا کسی نقصان کے بغیر اپنے قبضے میں کر لیں اور آج صبح کو لاہوری دروازہ قبضہ میں آگیا اجمیری دروازہ اور مورچال بیرونی سے اب گولہ نہیں چلتا۔ مفسدین ان جملہ مقامات کو چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں۔ اور سپاہ گان سرکاری قبضہ کرنے کے واسطے چلے جاتے ہیں۔ . . . اور مفسدین نے آج صبح کو اپنے کیمپ کا میگزین بھی اڑا دیا۔ آمد و رفت ہماری آج چاندنی چوک میں جاری ہو جائے گی۔ . . . پھر دس بجے صبح اجمیری دروازہ اور دیگر مورچال پر سرکاری قبضہ ہو گیا۔ . . . اور لال محل (لال قلعہ) میں داخل ہونے کی تیاری ہے۔ دوپہر کے وقت لال محل، جامع مسجد و اجمیری دروازہ پر سرکاری تسلط ہو گیا۔ بعد اس کے دو بجے دن کے خبر آئی کہ سلیم گڑھ و پل پر سرکاری قبضہ ہو گیا۔ تھوڑے عرصہ میں دروازہ ترکمان تک کل شہر دہلی و دیگر مورچال پر تسلط کامل ہو جائے گا۔ پھر پانچ بجے شام کی یہ خوشخبری آئی کہ معرکہ دہلی تمام ہوا۔ تمام شہر دہلی اور محل بادشاہی اور سلیم گڑھ اور پل وغیرہ پر شجاعان سرکار کا بالکل تسلط ہو گیا۔ . . . سنا جاتا ہے کہ شاہ دہلی مع عیال و اطفال ایک گاؤں میں جو قطب صاحب کی سمت چار میل کے فاصلے پر ہے چلے گئے ہیں

(کوہ نور لاہور ۲۱؍ستمبر ۱۸۵۷ء)

(جاری ہے)

سیرت و سوانح ملک عبدالرحمن صاحب خادم ایڈووکیٹ

خالد احمدیت ملک عبدالرحمن صاحب خادم ایڈووکیٹ (سابق امیر جماعت احمدیہ گجرات) کی سیرت و سوانح مرتب کی جا رہی ہے جناب ملک صاحب موصوف کے اعزہ و اقارب اور پرانے رفقاء سے درخواست ہے کہ وہ موصوف کے بارہ میں اپنی یادداشتیں اور تصاویر خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرماویں۔ تاکہ اس خادم سلسلہ کی خدمات نئی نسل کے سامنے پیش کی جا سکیں۔

نصر اللہ خاں ناصر ایم اے شاہد
(مربی سلسلہ احمدیہ)
نظارت اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزہ

حافظ ناصر الدین ربوہ

(۱) طلوع فجر (صبح صادق) سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور ایسے تعلقات سے جو روزہ کی حالت میں ممنوع ہیں، پرہیز کرنا، گالی گلوچ اور بُرے کاموں سے بچنا، ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن کریم میں مشغول رہنا، صدقہ و خیرات خصوصیت سے کرنا اور رات کو نماز تہجد ادا کرنا، جو تہجد کے لئے نہیں اٹھ سکتے یا جو مزید قرآن کریم سُن کر برکت حاصل کرنا چاہتے ہیں، ان کا نماز تراویح میں شامل ہونا۔ یہ ہے مفہوم روزے کا۔

(۲) پھر صحیح بخاری میں فرمان نبویؐ ہے،

"جو شخص روزہ میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کیا ضرورت ہے"

اسی طرح مشکوٰۃ میں ہے:

"روزہ صرف کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ ہر قسم کی بے ہودہ باتیں کرنے اور فحش بکنے سے رکنے کا مفہوم بھی اس میں شامل ہے۔ پس اے روزہ دار! اگر کوئی شخص تجھے گالی دے یا غصہ دلائے تو تُو اسے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ جو شخص روزہ دار ہونے کے باوجود گالی گلوچ کرتا ہے تو اس کا روزہ صرف بھوکا پیاسا رہنا ہے جس سے اسے کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا"

(۳) روزہ اصلاح نفس کا ذریعہ ہے اور رمضان کی اصل غرض یہ ہے کہ انسان اپنے خالق و مالک کے لئے ہر ایک چیز چھوڑنے کے لئے تیار ہو جائے۔ خواہ وہ اس کا حق ہی ہو۔ حضرت فضل عمر فرماتے ہیں:

"ایماندار سے جس بات کی امید کی جا سکتی ہے۔ وہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا کیلئے اپنا حق بھی چھوڑ دے۔ لیکن اگر رمضان آئے اور یونہی گزر جائے اور ہم یہی کہتے رہیں کہ ہم اپنا حق کس طرح چھوڑ دیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہم نے رمضان سے کچھ حاصل نہ کیا۔ کیونکہ رمضان یہی بتانے کے لئے آیا تھا کہ خدا کی رضا کیلئے اپنے حقوق بھی چھوڑ دینے چاہئیں"

(الفضل ۳۰ مارچ ۱۹۲۶ء)

قدرت ثانیہ کے مظہر اول فرماتے ہیں:

"جو انسان روزہ میں اپنی چیزیں خدا کے لئے چھوڑتا ہے۔ جن کا استعمال کرنا اس کے لئے کوئی قانونی اور اخلاقی جرم نہیں تو اُس سے اسے عادت ہو جاتی ہے کہ غیروں کی چیزوں کو ناجائز طریق سے استعمال نہ کرے اور ان کی طرف نہ دیکھے اور جب وہ خدا کے لئے جائز چیزوں کو چھوڑتا ہے تو اس کی نظر ناجائز چیزوں پر پڑ ہی نہیں سکتی"

حضرت فضل عمر فرماتے ہیں:

"جس قدر بدیاں پیدا ہوتی ہیں ان کا منبع چار چیزیں ہیں باقی آگے اس کی فروع ہیں وہ چار منابع یہ ہیں: اول کھانا، دوئم پینا، سوئم شہوت، چہارم حرکت سے بچنے کی خواہش۔ سب عیوب ان چاروں باتوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان چاروں منبعوں کو بدی سے روکنے کیلئے روزے رکھنے کا حکم دیا گیا ہے"

(۴) قرآن کریم میں روزہ کو متقی بننے کا ایک مجرب نسخہ بتایا گیا ہے۔ اور پھر رمضان کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میرے بندے سوال کریں کہ خدا کہاں ہے؟ تو کہہ دے کہ میں قریب ہی ہوں۔ روزہ سے انسان کی روحانی بصیرت تیز ہو جاتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فیوض جذب کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اسے خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور اس کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔

(۵) روزہ کا جسمانی فائدہ بھی ہے اور وہ یہ کہ انسان تکالیف اور شدائد برداشت کرنے کا عادی ہو جاتا ہے کئی ایک زہر انسانی جسم سے خارج ہو جاتے ہیں اور موٹاپا دور ہو جاتا ہے۔ کم خوری کی طبّی اہمیت مسلم ہے۔ پھر روزہ سے یہ تربیت بھی ہوتی ہے کہ وقت پر محنت کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے۔

(۶) رمضان کا ایک فائدہ یہ ہے کہ انسان کو اپنے دوسرے فاقہ زدہ بھائیوں کی حالت کا علم ہو جاتا ہے اور اسے ذاتی طور پر علم ہو جاتا ہے کہ فاقہ میں انسان پر کیا گذرتی ہے۔ اس طرح ایک طرف اسے غرباء کی تکالیف کا احساس ہوتا ہے۔ اور ان کی مدد کا جذبہ بڑھتا ہے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے جو اس پر بے شمار افضال و انعام فرمائے ہوئے ہیں۔ ان کے لئے شکر کے جذبات اُبھر کر ذکر الٰہی اور حمد کے ترانے گاتا ہے۔

(۷) روزہ کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ روزہ دار کو خدا مل جاتا ہے۔ صحیح بخاری میں حدیثِ قدسی ہے:

"انسان کے سب کام اس کے اپنے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے اس لئے میں خود اس کا جزاء بنوں گا"

(۸) مسافر اور بیمار کے علاوہ ہر بالغ، عاقل، تندرست مرد اور عورت پر رمضان کے روزے فرض ہیں اور مسند دارمی میں ہے "جو شخص بلا عذر رمضان کا ایک روزہ بھی ترک کرتا ہے وہ شخص اگر بعد میں تمام عمر بھی اس روزہ کے بدلہ میں روزے رکھے تو بھی بدلہ نہیں چکا سکے گا اور اس غلطی کا تدارک نہیں ہو سکے گا"

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا دارومدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کر دے۔ جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے۔ مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا۔ اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزہ رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے۔ اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے۔ کب اس ثواب کا مستحق ہوگا۔ ہاں وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آ گیا اور میں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر وہ بوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزے سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت سے لوگ بہانہ جو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جس طرح اہل دنیا کو دھوکا دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ صحیح نہیں ۔........ یہ لوگ ہیں کہ تکلف سے اپنے آپ کو مشقت سے محروم رکھتے ہیں۔ اس لئے خدا ان کو دوسری مشقتوں میں ڈالتا ہے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نکالتا نہیں اور دوسرے جو خود مشقت میں پڑتے ہیں انکو وہ آپ نکالتا ہے۔ انسان کو واجب ہے کہ اپنے نفس پر آپ شفقت نہ کرے بلکہ ایسا بنے کہ خدا تعالیٰ اس کے نفس پر شفقت کرے۔ کیونکہ انسان کی شفقت اس کے نفس پر اس کے واسطے جہنم ہے اور خدا تعالیٰ کی شفقت جنت ہے۔"

(البدر مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء)

خدا کرے کہ ہم میں سے ہر شخص صحتِ نیت کے ساتھ روزے رکھنے کی توفیق پاوے اور اس کے جملہ فوائد حاصل ہوں اور اللہ تعالیٰ اس عبادت کو قبول فرماتے ہوئے اس کی احسن جزاء عطا فرمائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت دعاؤں کے نتیجہ میں میرے بڑے بھائی مکرم مسعود احمد صاحب طاہر ابن مکرم منظور احمد صاحب سیالکوٹی کو مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۸۹ء بروز جمعۃ المبارک پانچ بیٹیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام بچہ کی پیدائش سے پہلے مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۸۸ بروز جمعرات مباہل احمد تجویز فرمایا۔ عزیزم مباہل احمد مکرم سمیع اللہ صاحب قمر ابن مکرم عطاء اللہ صاحب آف کنری پاک) مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ زیمبیا (افریقہ) کا پہلا بھانجا اور خاکسار مشہود احمد ناصر ابن مکرم منظور احمد صاحب سیالکوٹی) مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ضلع خانیوال کا پہلا بھتیجا ہے۔ عزیزم مباہل احمد وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیزم مباہل احمد کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور اسے نیک اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مستعد خادم بنائے۔

مشہود احمد ناصر
مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ضلع خانیوال

ضروری اعلان

محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مرزا محمد ادریس صاحب سابق مربی انڈونیشیا نے درخواست دی ہے کہ ان کی بچی عزیزہ ماہ رخ بنت سید محمد اکمل صاحب کا حصہ موصوف کے ترکہ میں سے مبلغ ۱۲۵۲۸ روپے جو نظارت امور عامہ میں بطور امانت جمع ہیں بچی کے ضروری اخراجات کو پورا کرنے کے لئے ان کو ادا کئے جائیں۔ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

★ — تمام ناظمین اطفال اپنی اپنی مجالس میں بک بنک قائم کریں۔ اور مستحق طلبہ کو کتب مفت تقسیم کریں۔

★ — ماہ مارچ کی رپورٹ جلد از جلد ارسال کریں۔ ۱۵- اپریل تک تمام مجالس اپنی اپنی رپورٹ بھجوا دیں۔

★ — زیادہ سے زیادہ اطفال سے مندرجہ ذیل عناوین میں سے کسی ایک پر مقالہ جات لکھوا کر ۳۱ جولائی تک مرکز میں بھجوائیں۔

آنحضرتؐ کا بچوں سے حسن سلوک۔
مسلم بچوں کے سنہری کارنامے۔ سیرت حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

(سیکرٹری عمومی اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

● — مکرم ڈاکٹر رشید انوار احمد صاحب آف گولارچی ضلع بدین بہت بیمار ہیں۔

● — مکرم شیخ عباد الرحمٰن صاحب کپور تھلوی عرصہ دو سال سے بیمار ہیں احباب سے ان کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے

● — مکرم سید اقبال احمد صاحب اسلام آباد کے چھوٹے بھائی سید افتخار احمد صاحب عرصہ سے بعارضہ مرگی بیمار ہیں

● — مکرم محمد عبداللہ چیمہ صاحب یکم اپریل سے بیمار ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

● — مکرم بشارت محمود صاحب برلاس سینئر وائس پریذیڈنٹ پاکستان گارنٹی انشورنش کمپنی لیمیٹڈ لاہور بعارضہ قلب بیمار ہیں۔

● — مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب کارکن لجنہ اماءاللہ مقامی کے والد چوہدری عبدالغنی صاحب صدر جماعت احمدیہ ٹھروہ ضلع سیالکوٹ عرصہ دو ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ اور سیالکوٹ سول ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے ان سب مریضوں کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

نمایاں کامیابی

خاکسار کی بیٹی عزیزہ راشدہ مبارکہ نے خدا کے فضل سے بعمر پانچ سال ایک ماہ قرآن پاک ناظرہ ختم کر کے امسال "حدیقۃ الاطفال" ربوہ سے پریپ کے امتحان میں دوسری پوزیشن حاصل کر کی ہے۔ احباب سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی اس بچی کو دینی و دنیوی علوم اور ترقیات سے نوازتا رہے۔

(مبارک احمد عارف ربوہ)

اعلان وفات

میرے پیارے بڑے بھائی مکرم و محترم ملک رشید احمد صاحب گنج مغلپورہ لاہور کو اچانک برین ہیمرج ہو گیا۔ اور بے ہوش ہو گئے۔ ہسپتال میں ایمرجینسی وارڈ میں داخل کر دیئے گئے لیکن جانبر نہ ہو سکے۔ گیارہ دن بے ہوش رہنے کے بعد مورخہ ۲۱/۳/۸۹ کو اپنے مولا حقیقی کو جا ملے۔

بھائی صاحب نہائت شفیق اور غریب پرور تھے۔ سلسلہ کے مخلص خادم اور احمدیت کے لئے بہت غیرت مند تھے۔ نماز پابندی کے ساتھ کوشش کر کے بیت الحمد میں پڑھنے جاتے۔ ہر تحریک میں حصہ لینے کی کوشش کرتے اکثر ضرورت مندوں کو قرضہ حسنہ دے دیتے۔ نہائت بااخلاق انسان تھے۔

انہوں نے ایک بیوہ اور دو بیٹے اور تین بیٹیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شادی شدہ ہیں ۲۱/۳/۸۹ کو رات ½۹ بجے کے قریب ماڈل ٹاؤن لاہور سپرد خاک کر دیئے گئے۔ تمام جماعت اور خاندان حضرت اقدس اور حضور کی خدمت میں محترم بھائی کی بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور لواحقین کو اس عظیم صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے بیوی بچوں کا اللہ تعالیٰ حافظ و ناصر ہو۔

(ملک انور احمد پشاور روڈ راولپنڈی)

تقریب ختم قرآن

خاکسار کی بھتیجی عزیزہ نعیمہ طاہر بنت مکرم مسعود احمد صاحب طاہر نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے چھ سال پانچ ماہ کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ ختم کر لیا ہے۔ مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۸۹ء بروز جمعۃ المبارک اس ضمن میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ عزیزہ نعیمہ طاہر کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیاوی علوم میں ترقی کیلئے دعا کریں۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مستعد خادمہ بنائے

مشہود احمد ناصر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ضلع خانیوال

درخواست دعا

۱۹۸۷ء سے ۱۹۸۹ء تک خاکسار کو بعض حادثات کا سامنا کرنا پڑا۔ جس سے ٹانگوں کے فریکچر ہوئے۔ نیز خاکسار شادی کے ۸ سال بعد تک اولاد کی نعمت سے بھی محروم ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ مولا کریم میری مشکلیں آسان کرے۔

ارشد محمود تبسم۔ گوجرانوالہ

صدقات تقدیر کو بدل دیتے ہیں

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کیلئے صدقہ کی تحریک

حضرت بانیٔ سلسلہ فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی تقدیر معلق ہو تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے۔"

فضل عمر ہسپتال خدمت خلق کی قابلِ رشک تاریخ کا مالک ہے۔ ہزاروں لوگ یہاں احباب کرام کے عطیات سے مفت شفا پاتے ہیں۔ اس ہسپتال کے مستحق مریضوں کے لئے صدقہ کی رقوم ارسال فرما کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

روسی پیش رفت

اوجڑی کیمپ کا حادثہ بھی یاد سے محو نہیں ہوسکتا اور چرنوبل کا حادثہ بھی کبھی نہ بھول سکنے والی بات ہے۔ چرنوبل نے جو تباہی پھیلائی تھی اس نے دنیا کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائی کہ نیوکلیئر طاقت ہے تو بہت مفید لیکن اگر اسے تباہی پھیلانے کا موقعہ مل جائے تو یہ قیامت کا منظر پیش کرسکتی ہے۔ چار ری ایکٹر تھے۔ ایک ری ایکٹر میں خرابی پیدا ہوئی اور اس نے اردگرد کے علاقوں کو ناقابلِ برداشت تکلیف پہنچائی۔ بہت سے لوگ مارے گئے۔ سبزیاں پھل اور کھانے کی دیگر اشیاء زہریلی ہوگئیں۔ اردگرد کے پانیوں پر بہت برا اثر پڑا۔ غرضیکہ یہ ایک ایسا حادثہ تھا جس نے ساری دنیا کو چونکا دیا۔ جس ایک ری ایکٹر میں خرابی پیدا ہوئی تھی اسے اب چونا گچ کرکے بند کردیا گیا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اب وہ ایک سو سال تک نہ کھولا جاسکے گا۔ باقی تین ری ایکٹر کام کررہے ہیں۔

اس بات کے ذکر کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ اس وقت روس دو چیزوں کی وجہ سے یا دو باتوں کی وجہ سے دنیا کی نظروں میں مزید اہمیت حاصل کررہا ہے۔

ایک تو ہیں روس کے رہنما گورباچوف اور دوسرے ان کا اصلاحاتی پروگرام جسے انہوں نے پیرو سٹرائیکا کا نام دیا ہے۔

گورباچوف پہلے روسی رہنماؤں سے بہت مختلف ہیں۔ ساری دنیا کے تناظر میں روس کو دیکھتے ہیں اور جہاں جہاں کوئی کمی محسوس کرتے ہیں اس کو دور کرنے کا ان کا مصمم ارادہ ظاہر ہو رہا ہے۔ وہ روس کو ایک جمہوریت بنانا چاہتے ہیں۔ صحیح معنوں میں جمہوریت اور اسی لئے گذشتہ ایام میں وہاں پارلیمنٹ کے ممبروں کے انتخاب ہوئے۔ یہ انتخاب انقلابِ روس کے ۷۰ سال بعد منعقد کئے گئے ہیں۔

پیرو سٹرائیکا در اصل انکی ان تجاویز اور پروگراموں کا نام ہے جو وہ روس میں اصلاحات کا دَور دَورہ لانے کے لئے پیش کررہے ہیں۔ زندگی کے ہر شعبے میں جہاں بھی وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ دوسری دنیا سے ہمارا اختلاف ہمارے لئے مفید ثابت نہیں ہو رہا وہ اسے بدلنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سائنس دانوں کا یہ کہنا ہے کہ گورباچوف کا پیرو سٹرائیکا کا یہ پروگرام کامیاب کرنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ایندھن اور بجلی کے انتظامات بہتر سے بہتر کئے جائیں۔ اب تک روسیوں کا کہنا ہے کہ ساری دنیا میں صرف روس ایک ایسا ملک ہے جس نے ایندھن اور بجلی کی ضروریات کو اپنے ہی وسائل سے پورا کیا ہے۔ بلکہ ایک حد تک یہ چیزیں دوسروں کو بھی سپلائی کی ہیں۔ روس کا جو موجودہ انرجی پروگرام ہے اسکے ہدف مقرر کئے جاچکے ہیں۔ ان کو سامنے رکھ کر روسی ہر قسم کی کوشش کررہے ہیں کہ ان کے پروگرام کامیابی سے ہمکنار ہوں۔

کہتے ہیں کہ ۱۹۹۰ء کے بعد انکے نیوکلیئر پاور پلانٹس انکی تمام ایندھن اور بجلی کی ضروریات کو پورا کریں گے۔ کم ازکم روس کے اس حصے میں جو یورپ میں شامل ہے۔ یہ پلانٹس زیادہ سے زیادہ ترقی کے کاموں میں ممد ثابت ہونگے۔ سنٹرل ہیٹنگ بھی انہی سے ہی کی جائے گی۔ اور کہا جاتا ہے کہ شہری علاقے اور صنعتی نظام کو بھی یہی ایندھن اور بجلی فراہم کریں گے۔

مجلسِ مشاورت دیکھکر

محترم میاں محمد ابراہیم صاحب

◐

میرے طالب علمی کے زمانہ میں ہمارے ہسٹری کے ایک پروفیسر۔ مکھر ملانی صاحب سندھی (ہندو مذہب سے تعلق رکھنے والے) ہوا کرتے تھے۔ انہوں نے ایک روز اپنے لیکچر کے درمیان فرمایا کہ اگر جانثاری۔ عقیدت اور اطاعت کی کسی جماعت کی مثال دیکھنی ہو تو وہ جماعت احمدیہ کی تنظیم ہے۔ اس جماعت کا ہر فرد اپنے امام کی کماحقہ اطاعت کرنا اور اسکے اشاروں پر چلنا اپنا مقصدِ حیات سمجھتا ہے۔ ایک ہی آواز پر لبیک کہنے والوں کی (جو انکے ایمان کا جزو ہے) یہ جماعت ساری دنیا کے لئے ایک قابلِ قدر مثال ہے۔

جماعت کی تنظیم اور منصبِ امامت کی برکات کا تذکرہ ہر مذہب اور عقیدہ کے لوگ اکثر کرتے رہتے ہیں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے مقدس امام کے اشاروں پر چلنا اور اسے اپنی زندگی کا دستور بنانا ہماری گھٹی میں شامل ہے۔ امام جماعت ہم میں جسمانی طور پر موجود ہوں یا نہ ہوں۔ انہوں نے جو نظام قائم فرمایا ہے اور وقتی طور پر جس کو امیر مقرر فرمایا ہے اس کا ادب و احترام کرنا ہماری طبائع میں رچ بس گیا ہے۔ تکلفاً نہیں بلکہ دل سے ان کا مقرر کردہ صدر یا امیر ہمارے لئے واجب الاحترام وجود بن جاتا ہے۔ یہی نہیں حضور نے جو نظام جماعت میں رائج فرمایا ہے وہ اللہ کے فضل سے قائم و دائم ہے اور جو ادارے وجود میں آچکے ہیں وہ ہر روز مستحکم ہو رہے ہیں۔ نظم و ضبط جو جماعت کا طرۂ امتیاز ہے اس کی پابندی ہماری فطرت میں شامل ہو چکی ہے۔

اسی مجلس مشاورت کو جس کی صدارت حضور کے مقرر کردہ صدر۔ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے کی۔ وہ ہمارے لئے باعثِ فخر ہے۔ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے ترقی کررہی ہے۔ حفظِ مراتب ہمارا خاصہ ہے۔ اور اعلیٰ معیار کے نظم و ضبط کا مظاہرہ کرنا ہماری تربیت کا ایک پہلو ہے جس پر امام جماعت زور دیتے رہے۔ اس معیار کو نمائندگان اور زائرین نے پوری طرح قائم رکھا۔ اور یہ ثابت کردیا کہ ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک منظم جماعت ہیں۔ جو اپنے امام کی عدم موجودگی کو تو شدت سے محسوس کرتی ہے اور مجلس مشاورت حضورِ انور کے بغیر طبیعت پر بہرحال ایک محرومی کا احساس دلاتی ہے۔ (جس کا ایک حد تک اظہار اس ریزولیوشن سے بھی ہوتا ہے۔ جو کہ مجلس شوریٰ نے پاس کیا)۔ لیکن بایں ہمہ نمائندگان نے اپنے فرائض کی ادائیگی روائتی خوش دلی اور دلجمعی سے کی۔ امام جماعت کا یہ ایک احسان ہے کہ انہوں نے اپنی جماعت میں ہر حالت میں کام کرتے رہنے اور اس کی ترقی اور استحکام کے لئے اپنے دل و دماغ کی صلاحیتوں سے کوشاں رہنے کا وصف پیدا کردیا ہے۔ یہاں تک کہ سلسلہ کے ادارے پوری ذمہ داری سے مصروفِ عمل ہیں۔

ماہ بماہ چندہ ادا کرنے سے ایک ماہ میں دو ماہ کا بار نہیں پڑتا۔

(ناظر مال)

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۶۹۰۸: میں مرزا مقصود احمد ولد مرزا غلام رسول صاحب قوم مغل پیشہ پنشنر عمر ۶۴ سال ۴ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور شہر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۷/۱۱/۲۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۴ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زرعی اراضی رقبہ ۱۴۳ کنال دس مرلہ واقع چک متھرمہ نزد ربوہ ضلع جھنگ مالیتی چار لاکھ روپے (۲) پلاٹ دو کنال واقع پشاور مالیتی /۲،۶۰،۰۰۰ روپے (۳) پلاٹ ایک کنال ۳/۴ ۹ مرلہ واقع یوسف آباد پشاور شہر مالیتی /۲،۱۰،۰۰۰ روپے (۴) ترکہ والدین کی کل مالیت اندازاً دو لاکھ روپے ہے۔ میرا حصہ ۱/۴ ہے (۵) بینک بیلنس آٹھ لاکھ روپے حبیب بنک حیات آباد پشاور۔ اس وقت مجھے مبلغ /۱۷۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں اور مبلغ ٹھیکہ اراضی دس ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۴ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: مرزا مقصود احمد E-26 زرباب کالونی فقیر آباد ۲ پشاور شہر۔ گواہ شد نمبر ۱: ملک محمد افضل مربی سلسلہ وصیت نمبر ۲۲۸۲۳۔ گواہ شد نمبر ۲ محمد علی صاحب وصیت نمبر ۲۴۸۔

محمد مصطفےٰ اسید اصفیاء و فخر انبیاء
و خاتم رسل و امام ورای است

حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ

کے کہ کسی پہ زیادتی کی جائے۔ لیکن رمضان کے دنوں میں حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم یہ حق بھی چھوڑ دو اور جب کوئی تم سے سخت کلامی کرے تو اس سے زیادہ کچھ نہ کہا کرو کہ میں تو روزے دار ہوں۔ پس خدا کے لئے رمضان کا ہونا یہ مفہوم رکھتا ہے کہ اگر گیارہ مہینوں میں زندگی کی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے جتنے امکانات تھے وہ اپنی ذات میں مکمل ہیں۔ اگر آپ ان پر عمل کرتے ہوئے وقت گزار دیتے تو بنی نوع انسان کو کوئی نقصان نہیں تھا۔ مگر یہاں آپ محض خدا کی خاطر اپنے اوپر زائد ذمہ داریاں ڈال رہے ہیں۔ پس خدا سے محبت کا مضمون ہے جو رمضان ہم کو سکھاتا ہے اور جتنی طاقتیں اس نے ہمیں دی ہیں ان سب میں سے کچھ نہ کچھ اس کو لوٹاتے ہیں اور جن تکالیف کو دور کرنے کے لئے خدا نے ہمیں اجازت دی ہوئی ہے ہم کچھ عرصے کے لئے ان کو دور نہیں کرتے بلکہ اپنے اوپر خود سہیڑ لیتے ہیں

حضور نے فرمایا رمضان شریف کے مہینے میں روزمرہ کی عبادات، انسانی حقوق اور انسانی ذمہ داریاں ادا کرنے کے علاوہ خدا سے تعلق بڑھانے کے لئے تعلیم کا جو بھی معیار ہے وہ بیان ہو گیا ہے۔ پس رمضان کے متعلق قرآن کریم کے نازل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انسان رمضان میں جو زندگی گذارتا ہے وہ انسانی زندگی کا معراج ہے اور قرآن کریم تمہیں اپنے معراج تک پہنچانے کے لئے آیا ہے۔ اس پہلو سے ہر شخص کا رمضان مختلف اور ہر شخص کا معراج الگ الگ ہے لیکن قرآن کریم ہر شخص کو اس کے معراج تک پہنچانے کی قدرت اور استطاعت رکھتا ہے۔ یہ مہینہ دراصل قرآن کا متبادل ہے۔ یعنی قرآنی تعلیم عملی طور پر جس مہینے میں اپنائی جا سکتی ہے وہ یہ مہینہ ہے۔ پس وہ لوگ جو عام حالات میں گیارہ مہینوں میں صرف عام ہدایت کی منزل پا سکتے ہیں۔ رمضان المبارک ان کو آگے بڑھا کر تقویٰ کے اعلیٰ مدارج میں بھی داخل کر دیتا ہے، اور پھر اس سے آگے بڑھ کر فرقان کے عظیم الشان مراتب بھی عطا فرماتا ہے۔

اس پہلو سے اس مہینے کی غیر معمولی قدر کی ضرورت ہے اور اگر قرآن کریم کی ساری تعلیمات پر اس ایک مہینے میں عمل کرنے کی کوشش کرنی ہے تو آپ اندازہ کریں کہ ہماری ذمہ داریاں کتنی وسیع ہو جاتی ہیں۔ اور خصوصیت کے ساتھ نوافل کی ادائیگی کی طرف غیر معمولی توجہ کی ضرورت سامنے آتی ہے۔ اس لئے دنیا میں ایک بھی احمدی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جسے تہجد کی عادت نہ ہو۔ اور رمضان شریف میں جو ہم سیکھتے ہیں اس میں سے کچھ حصہ باقی سارے سال پر بھی حاوی ہو جانا چاہیئے۔ اس طرح منزل بمنزل رمضان شریف ہمارا معیار بلند کرتا چلا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا رمضان سے تعلق رکھنے والے فوائد کے متعلق حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ انسان رمضان سے چونکہ خدا کی خاطر گذرتا ہے اس لئے رمضان کی نیکیوں کی جزاء خدا کہتا ہے کہ میں خود ہوں۔ پس جب آپ رمضان سے اس طرح گذریں کہ خدا آپ کو مل جائے تو یہ وہ رمضان ہے جو سچا رمضان ہے۔ یہ وہ آخری فیصلہ کن مرحلہ ہے جس کی طرف میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

حضور نے فرمایا ہر رمضان سے گذرنے کے بعد آپ کو خصوصیت کے ساتھ اپنے سامنے یہ سوال اٹھانا چاہیئے کہ کیا اس رمضان کے بعد خدا میرا ہو گیا ہے۔ اگر اس کا جواب ہاں میں ملتا ہے تو پھر یقیناً آپ کا رمضان سچا ہے ورنہ اس رمضان میں تو ایسی خامیاں ہیں کہ اسے عام مہینوں سے مختلف نہیں کہا جا سکتا۔

حضور نے فرمایا اگر آپ رمضان کے دوران اور اس کے بعد بھی یہ سوچیں کہ آپ خدا کے ہو گئے ہیں کہ نہیں تو اس کا جواب آپ آسانی سے پا سکتے ہیں کیونکہ اپنے نفس کے حوالے سے یہ جواب ہے۔ پس اگر آپ خدا کے ہو چکے ہیں تو میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ خدا یقیناً آپکا ہو چکا ہے۔ اس میں کسی فرضی، خیالی اندازے کی ضرورت نہیں آپ جب خدا کے ہونگے تو آپکو یہ علامتیں معلوم ہونگی جن کے نتیجے میں آپ خدا کے بن رہے ہیں۔ خالصتہً خدا کی خاطر آپ اپنی بعض کمزوریاں دور کر رہے اور بعض نیکیاں اختیار کر رہے ہونگے۔ جس میں ایک ادنیٰ ذرہ بھی شک نہیں ہے کہ جس جس معاملے میں آپ خدا کے ہو رہے ہونگے۔ اس معاملے میں خدا یقیناً آپ کا ہو رہا ہو گا۔ پس کل جو رمضان شروع ہونے والا ہے۔ اس میں ان نصائح کے پیش نظر دعا... کرتے ہوئے داخل ہوں کہ یہ رمضان ہم حقیقتاً خدا کی خاطر گزاریں اور اس کے نتیجے میں خدا ہمارا ہو جائے۔ اس شان کے ساتھ اگر ساری جماعت احمدیہ اس رمضان سے گزر جائے تو اس سے بہتر اگلی صدی کا پہلا رمضان آپ نہیں منا سکتے۔ سب کچھ آپ کو مل گیا اور وہ وعدے جو آئندہ پورے ہونے ہیں وہ آپکی ذات میں اس دن پورے ہو جائیں گے جس دن آپ خدا کے ہو چکے ہونگے۔ پس یہ وہ اہم رمضان ہے جس کے لئے میرے دل میں ایک طوفان اٹھا ہوا ہے کہ کسی طرح جماعت کو یہ بتا دوں کہ اس اگلی صدی کے پہلے رمضان میں آپ اس رمضان کو نہ ختم ہونے دیں جب تک آپ کا وجود اپنے لئے ختم نہ ہو جائے۔ اور خدا کے لئے نہ ہو چکا ہو۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ کس شان کے ساتھ خدا آپکا بنتا ہے۔ اور کس شان کے ساتھ دنیا پھر آپکی سچائی کے تحت اقدام بچھتی چلی جاتی ہے اور آپ وہ ہونگے جو بلندیاں عطا کرنے والے ہونگے۔ آپ بلندیاں مانگنے والے نہیں رہیں گے۔

خدا کرے کہ آپ کو اور مجھے اس قسم کا رمضان نصیب ہو۔ جس کے بعد خدا ہمارا ہو جائے۔ جب خدا ہمارا ہوگا تو خدا کی دنیا پھر ہماری ہی ہے کسی اور کی نہیں ہو سکتی ہے۔

خبریں

- پیرس اور وینس کے درمیان فضائی حادثے میں ۲۲ افراد ہلاک ہوگئے۔ فرانس کی ایک پرائیویٹ کمپنی کا یہ فوکر ۲۷ قسم کا طیارہ پیرس سے وینس جا رہا تھا۔ راستے میں کسی نامعلوم وجہ سے طیارہ پہاڑی علاقے میں گر کر تباہ ہوگیا۔
- بدعنوانیوں کا جائزہ لینے والی تحقیقاتی ٹیم کی رپورٹ کیمطابق مارشل لاء آرڈی ننس کے ذریعہ صرف ایک گروپ کو دو ارب بتیس کروڑ روپے کا فائدہ پہنچایا گیا۔
- وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو ۶ جون کو امریکہ کا دورہ کریں گی۔ دورے کی تفصیلات طے کرنے کے لئے اقبال اخوند اور ایئر مارشل ذوالفقار امریکہ جا رہے ہیں۔
- لیوٹن، برطانیہ میں مسلمانوں کی مسجد مدینہ پر بعض اسلام دشمن عناصر نے حملہ کر کے مسجد کو شہید کرنے کی کوشش کی اور اسے شدید نقصان پہنچایا۔ مقامی لوگوں کا خیال ہے کہ یہ کارروائی سلمان رشدی کی دلآزار کتاب "شیطانی آیات" کے حامیوں پر مشتمل انتہا پسند اسلام دشمن عناصر کی ہے۔ حملہ آور فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔
- یکم مئی کو وفاقی حکومت مزدوروں اور محنت کشوں کے لئے وسیع پیمانے پر مراعات کا اعلان کر رہی ہے۔ وفاقی وزیر محنت و افرادی قوت ملک مختار اعوان نے اس سلسلہ میں ضروری اقدامات شروع کر دیئے ہیں جن کی حتمی منظوری وزیر اعظم سے لی جائے گی۔

امتحانات میٹرک کے بعد بیکار نہ رہیئے!
ہنر سیکھئے
الیکٹریشن۔ ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ ٹریڈز کے کم مدت کورسز میں داخلہ شروع ہے۔
امتحان فنی تعلیمی بورڈ لاہور لیتا ہے اور وہی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ پیشہ وارانہ کالجوں میں داخلہ اور سرکاری ملازمتوں کیلئے اس کورس کے ۵ نمبر میرٹ میں شامل کئے جاتے ہیں۔
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر (منظور شدہ) رحمت شرقی ب ربوہ فون ۵۹۲

EYESIGHT Course
کمزوری نظر کورس
کھانے اور آنکھوں میں ڈالنے والی ادویات پر مشتمل ۴۰ روزہ کورس
قیمت ۷۵/- لٹریچر ۳/- کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیں
سیلز، کلینک، رہائش ڈاکٹرز
کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ ۷۷۱ - ۶۰۶ - ۶۰۷